

اسلامک بینکنگ کیلئے سبت کا تالاب والا امتحان

جدید فناسنگ میں شکل بمقابلہ حقیقت

یہ فتوی نہیں۔ احکام کیلئے مستند ابل علم سے رجوع کریں۔

Submitted by: Muhammad Kashif Irshad

Email: dev@IrshadOS.com

Research-Work: <https://IrshadOS.com>

December 18, 2025

یہ کتابچہ کیوں؟ (1)

کچھ لوگ "اسلامک بینلگ" "سن کر مطمئن ہو جاتے ہیں کہ اب معاملہ خود خود ربا سے پاک ہو گیا۔ کچھ لوگوں کو لگتا ہے کہ یہ روایتی سود ہی ہے، بس نام اور کاغذ بدل گیا ہے۔ یہ کتابچہ کسی پر حملہ نہیں — یہ صرف یہ چاہتا ہے کہ ہم شکل کے ساتھ ساتھ حقیقت بھی دیکھیں، تاکہ گلتگو جذبات نہیں، اصول طے کریں۔

بنیادی سوال (سادہ اور سیدھی شکل) (2)

آپ کا اصل سوال عوامی زبان میں یوں بنتا ہے

- اگر کوئی فناںگ آج رقم دے اور کل مقرہ شیزوں کے ساتھ زیادہ رقم واپس لے، اور ساتھ رہن یا ضمانت بھی ہو، تو یہ حقیقت میں ربا سے کیسے الگ ہے؟
- اگر ایک ہی نتیجہ کئی معابدوں میں توڑ کر پیش کیا جائے (بیع، اجارہ، وعدہ، حصہ کی خرید)، تو کیا اس سے حقیقت بدلتی ہے یا صرف طریقہ بیان بدلتا ہے؟
- گھر یا اٹاٹہ فناںگ میں ملکیت کب منتقل ہوتی ہے: شروع میں، بتدریج، یا آخر میں؟ اور مدت کے دورانِ حقیقی ملکیتی خطرہ کس پر ہوتا ہے؟

- نبی کریم ﷺ کے دور اور ابتدائی اسلامی نظم میں فلاح کیلئے جو عملی راستے تھے (شرکت، مضاربہ، قرضِ حسنة، عوامی فلاح)، وہ آج کی "لیبل والی قرض داری" سے کیسے مختلف ہیں؟

میزان بینک کی آن لائن ای بکس کیا کرتی ہیں) خلاصہ (3)

ماخذ: یہ خلاصہ میزان بینک کی آن لائن ای بکس کے متن (اسلامک بینکنگ والے مواد (پر مبنی ہے۔

ربا کا مرکزی مسئلہ) متن کے مطابق (3.1)

متن میں یہ نکتہ نمایاں ہے کہ قرض میں ربا وہ اضافہ ہے جو پہلے سے طے شدہ اور وقت کے ساتھ مشروط ہو: رقم دی گئی اور وقت گزرنے کے بعد لے لازماً زائد رقم واپس لی گئی۔ یعنی مسئلہ منافع "نمیں، مسئلہ "قرض پر ضمانتی اضافہ" ہے۔"

اسلامی بینکنگ تبادل کے طور پر کیا راستے دکھاتی ہے؟ 3.2

متن کے مطابق اسلامی فناں سودی قرض کے بجائے یہ راستے اختیار کرنے کی بات کرتا ہے:

- مشارکہ اور مضاربہ : منافع و نقصان کی شرکت
- مراہجہ : حقیقی خید و فروخت کے ذیلیے نفع
- اجارہ : حقیقی ملکیت کے ساتھ کوایہ (انتفاع)

- سکوک اور فنڈز وغیرہ: جن میں اصل شرط حقیقی ملکیت اور حقیقی خطرہ ہے، محض کاغذی شکل نہیں

متن کے اندر "روح" کی مثال 3.3

متن میں ایک تصور یہ بھی آتا ہے کہ سرمایہ ایک پول کی صورت میں مشارکہ یا مضاربہ کے ذیلے کام کرے، منافع تقسیم ہو اور خطرہ سرمایہ کا برداشت کریں — یعنی واپسی محض رقم پر کرایہ نہ بنے بلکہ حقیقی کاروباری سرگرمی سے جڑے۔

قرآن میں سبتوں کا واقعہ — اور یہاں اس کی اہمیت) تفسیم القرآن (4)

پروجیکٹ فائل حوالہ: تفسیم القرآن (جلد 1 تا 6) — اصحاب سبتوں کے واقعے کی تفسیر۔

قرآنی اشارہ: سورہ الاعراف 7:163 اور سورہ البقرہ 2:65

قرآن کیا بیان کرتا ہے؟) ساحلی بستی کا امتحان 4.1

قرآن ایک ایسے گروہ کا ذکر کرتا ہے جو سمندر کے کنارے رہتا تھا۔ انہیں سبتوں کے دن ایک حد مقرر کی گئی تھی تاکہ وہ اس دن دنیاوی کمائی اور شکار سے رکیں۔ پھر آزمائش یہ بنی کہ سبتوں کے دن مچھلیاں نمایاں طور پر قریب آتیں اور باقی دنوں میں اس انداز سے نہ آتیں۔ یعنی امتحان یہ تھا کہ عین لالج کے وقت اطاعت ہوتی ہے یا نہیں۔

تالاب والا "طریقہ) حصوں میں درست دکھا کر مجموعی غلطی ("4.2

تفہیم القرآن کے مطابق کچھ لوگوں نے کھلا حکم توڑنے کے بجائے ایک چال نکالی۔ انہوں نے کنارے پر نالیاں یا چھوٹے تالاب بنائے، یا ایسا پھندا رکھا کہ سبتو کے دن مچھلیاں اندر آکر پھنس جائیں یا محفوظ ہو جائیں۔ پھر لگئے دن وہ انہیں نکلتے اور یہ عزد دیتے کہ ہم نے سبتو کے دن شکار نہیں کیا، ہم نے تو لگئے دن نکالا ہے۔

اصل خرابی کیا تھی؟) حقیقت برقرار، صرف شکل بدی (4.3)

اس واقعہ کا مرکزی سبق تالاب نہیں بلکہ ذہنیت ہے: اللہ کے حکم کو "قانونی چال" سے مات دینے کی کوشش۔ نام اور طریقہ بدل کر ممنوع نتیجہ برقرار رکھنا اسی لئے بعد والوں کیلئے سخت تنقیبہ بنا۔

سبتو والا امتحان: اسلامک بیئنگ پر اطلاق 4.4

اب اصولی سوال یہ بنتا ہے

- اگر اسلامی فناں حقیقت میں خرید و فروخت، اجارہ یا شرکت کے ذریعے اقتصادی حقیقت بدل دے، اور حقیقی ملکیت و حقیقی خطرہ موجود ہو، تو وہ سود سے مختلف ہو سکتا ہے۔

- لیکن اگر حقیقت وہی رہے ”آج رقم، کل زیادہ رقم، مقررہ اور محفوظ“، اور صرف معابرے بدل کر ہر حصہ الگ الگ درست دکھایا جائے، تو یہ سبتوں والے انداز سے مشابہ ہو جاتا ہے۔

تعریف: اگر کسی معاملے کو آپ حقیقی بیع، حقیقی اجارہ یا حقیقی شرکت کے طور پر سمجھا ہی نہ سکیں اور اصل میں صرف ”رقم پر ضمانتی فاءہ“ مختلف خانوں میں بانٹ کر دکھایا جا بنا ہو، تو یہ ساخت مشتبہ ہے — چاہے دستاویزات اسلامی ناموں سے بھر دیں۔

یہی تباہ اسی میزان والے متن کے اندر بھی ملتا ہے (5)

مارک اپ ”کبھی صرف نام رہ جاتا ہے“ 5.1

اسی نوع کے مباحثت میں یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ اگر مارک اپ حقیقت میں سودی قرض کی جگہ صرف نام بدل کر لگا دیا جائے تو یہ تبدلی حقیقت نہیں بلکہ تبدلی اصطلاح ہے۔

مراہجہ کا غلط استعمال (قرض کی نقل) 5.2

متن کی نوعیت سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ مراہجہ جیسی جائز صورت کو بعض اوقات سودی فناسنگ کے تبادل کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے، جس سے اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ کہیں یہ ”سود کو سود کے بغیر کمانے“ کا طریقہ تو نہیں بن رہا۔

آپ کی مثال: رہن → رقم → زیادہ رقم → جائیداد واپسی (6)

کیا "بیع + کرایہ + واپسی خرید" سود کو حصوں میں بانٹنا ہے؟ 6.1
معاملہ سیدھا کر کے دیکھیں

- آدمی کو گھر یا رقم چاہیے۔
- فناصر رقم فراہم کرتا ہے۔

واپسی میں وقت کے ساتھ زیادہ رقم لی جاتی ہے۔

- جائیداد مدت بھر بندھی رہتی ہے، ادائیگی مکمل ہونے پر کھلتی ہے۔

روایتی قرض میں یہ اصل و سود کے ساتھ رہن ہے۔ کچھ اسلامی ساختوں میں اسی کو کئی معابدوں میں بیان کیا جاتا ہے: بینک کو بیع، پھر صارف کو اجارہ، پھر واپسی خرید) آکثر بتدریج (- آپ کا اصل اعتراض یہی ہے: اگر مجموعی نتیجہ یہ نکلے کہ فناصر کو وقت کے بد لے لازماً زائد واپسی ملے، اور اثناء صرف قانونی لپیٹ بن جائے، تو حقیقت وہی رہتی ہے — بن حصوں میں درست دھانی جاتی ہے۔

ملکیت کا سوال) اصل گفتگی (1)

آپ نے پوچھا: خرید کب ہوتی ہے — شروع میں یا آخر میں؟

دو مختلف مادل) یہ ایک جیسی بات نہیں (7.1)

الف (اجارہ کے بعد ملکیت: بینک مدت میں مالک، صارف کرایہ دیتا ہے، آخر میں ملکیت منتقل ہوتی ہے۔

ب (گھٹنی شرکت: شروع سے مشتریہ ملکیت، صارف بینک کا حصہ بتدریج خریدتا ہے، کرایہ صرف بینک کے باقی حصے پر ہوتا ہے، ملکیت بتدریج منتقل ہوتی ہے۔

اگر کاغذ میں گھٹنی شرکت لکھی ہو مگر عملی طور پر معاملہ محفوظ قرض جیسا چلے، تو سبب وائلے خدشے کی جگہ یہی ہے۔

حقیقت کا معیار: حقیقی ملکیت اور حقیقی خطرہ 7.2

اصولی معیار یہ ہے: اگر انتظام حقیقی ملکیت کی نمائشی نہیں کرتا اور صرف وصولی کا حق ایک قرضی دعوے کی طرح بن جاتا ہے، تو معاملہ حقیقت میں مشتبہ ہو جاتا ہے۔ لہذا اگر بینک ملکیت کا دعویٰ کرے مگر ملکیت خطرہ نہ اٹھائے، تو سوال کھڑا ہوتا ہے۔

عوام کیلئے عملی چیک لست (8)

بینک سے یہ سوالات کریں۔ اگر جواب مبہم ہوں، تو یہ مبہم پن خود ایک علامت ہے۔

ملکیت اور خطرہ

- مدت میں حقیقی مالک کون ہے — صرف کاغذ پر نہیں؟
- اگر گھر کو نقصان ہو جائے تو کس کا کیا نقصان ہوتا ہے؟
- وہ ذمہ داریاں جو عموماً مالک پر ہوتی ہیں، کس پر ہیں؟

کرایہ یا سود کی شکل؟

- کرایہ واقعی بینک کے حقیقی حصے اور حقیقی انتفاع کے بدلتے ہے یا صرف وقت کے ساتھ رقم کی قیمت کی طرح چل رہا ہے؟
- اگر آپ جلد ادائیگی کریں تو بینک کی مجموعی وصولی قدرتی طور پر کم ہوتی ہے یا سودی شیڈول کی طرح برقرار رہتی ہے؟

جرمانے اور ضمانت

- تاخیر کے جرمانے بینک کی آمدن بنتے ہیں یا شرعی طور پر محدود طریقے سے نمائے جاتے ہیں؟
- کیا بینک کا منافع ہر حال میں ضمانتی ہے یا واقعی خطرہ بھی موجود ہے؟

حقیقت

- اگر آپ اسے سادہ الفاظ میں بیان کریں تو کیا یہ "ہم نے مل کر گھر خریدا، تم میرے حصے کا کوایہ دیتے ہو، پھر مجھے بتدریج خرید لیتے ہو" بتتا ہے یا "میں نے رقم دی، تم زیادہ رقم والپس دو گے، گھر ضمانت ہے"؟
- اگر دوسری شکل زیادہ سمجھی لگتی ہے تو یہ ساخت مشتبہ ہے۔

اگر یہ راستہ درست ہوتا تو اسے بطور حل واضح کر دیا جاتا۔ (9)

اگر سود کو "بعض + کرایہ + واپسی خرید" کی شکل دے کر درست کرنا مقصود ہوتا تو یہ طریقہ بطور عمومی متبادل نبی ﷺ سے واضح طور پر سکھایا جاتا اور اس پر عمل کر کے دکھایا جاتا۔ اس کے برعکس اصل سوال یہی رہتا ہے کہ ہم اسلامی ناموں سے حقیقی بعیض و اجارہ و شراکت کر رہے ہیں یا قرض کا نتیجہ برقرار کر کر صرف لیبل بدل رہے ہیں؟

حقیقی متبادل) فلاحی راستے (10)

شرکتی فناں 10.1

مشارکہ اور مضاربہ: سرمایہ حقیقی سرگرمی سے جوتا ہے، منافع تقسیم ہوتا ہے، نقصان اصول کے مطابق برداشت ہوتا ہے۔

حقیقی اجارة 10.2

اجارہ تب معنی رکھتا ہے جب ملکیت حقیقی ہو اور خطرہ مکمل طور پر صارف پر نہ ڈال دیا جائے۔

عوامی فلاح اور قرض حسنہ 10.3

زکوٰۃ، وقف، اور قرض حسنہ جیسے راستے لوگوں کو قرض کے جال اور معاشرتی دباء سے نکالنے کی طرف لے جاتے ہیں۔

نتیجہ: اس کتابچے کی مانگ کیا ہے؟ (11)

یہ "اسلامک بینکنگ" کے خلاف نفرت کا کتابچہ نہیں۔ یہ شفافیت اور حقیقت کا کتابچہ ہے۔ ممنوع نتیجہ برقرار رکھ کر اسے کاغذی خانوں میں تقسیم نہ کیا جائے۔ عوام کو لیبل نہیں، حقیقت دکھائی جائے۔ اگر بیع ہے تو حقیقی بیع، اگر اجارہ ہے تو حقیقی اجارہ، اگر شرکت ہے تو حقیقی شرکت۔

حوالہ جات) اسی پروجیکٹ کی فائلیں (

- میزان بینک کی آن لائن ای بکس: اسلامک بینکنگ والا متن) جس کا خلاصہ اور چیلنج کیا گیا)
- پروجیکٹ لائبریری: تفسیم القرآن (جلد 1 تا 16)، احکام القرآن (جلد 1 تا 16)، احیاء علوم الدین (جلد 1 تا 4)، کتاب الاموال، کتاب الخراج، مشکاة